خلیل الرحمٰن چشتی، اسلام آباد
khaleelchishti@yahoo.com

آپ کا سوال (16)

# قرآن کی ابدی سچائی اور ملحدین کی ہرزہ سرائی

**سوال:** فیس بُک پر ایک خاتون کی تصویر کے ساتھ مندرجہ ذیل عبارت شائع ہوئی ہے۔

’’مسلمانوں کے مُلّا چودہ سو سال تک انہیں سورۃ لقمان کی آیت نمبر **34** سنا کر ڈراتے رہے کہ یہ کوئی نہیں جان سکتا کہ ماں کے پیٹ میں بچہ لڑکی ہے یا لڑکا اور اس بات کو ’’قرآن‘‘ کی سچائی کا واضح ثبوت بتاتے رہے۔ جب سائنس نے یہ ممکن بنا دیا کہ ماں کے پیٹ میں بچے کو آلٹرا ساؤنڈ (**Ultra Sound**) سے اسکین کر کے، یا ڈی این اے (**DNA**) ٹیسٹ کر کے یہ بتا دیا جائے کہ بچے کی جنس کیا ہے، تو یہ مُلّا بغلیں جھانکتے رہ گئے۔ بیشک، سائنس تمام مذہبی ڈھکوسلوں اور دعووں کا پردہ چاک کرتی جا رہی ہے۔‘‘

ملحدین کی اس ہرزہ سرائی کا کیا جواب دیا جائے؟ (نقاش احمد عباسی)

جواب: یہ تحریر سائنس کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی عکاسی کررہی ہے اور سائنس سے مرعوبیت کی نشاندہی بھی کررہی ہے۔ سائنس کو مذہبِ اسلام اور بالخصوص قرآن کا مدمقابل بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ گویا آدمی یا تو قرآن پر ایمان لائے، یا سائنس پر۔ یعنی صاحبِ تحریر غالباً یہ سمجھتا ہے کہ اِسلام اور سائنس میں مطابقت ممکن ہی نہیں، گویا یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک کے اِقرار کے لئے، دوسرے کا اِنکار لازمی اور ضروری ہے۔

معلوم نہیں کہ قرآنِ مجید کا مذاق اُڑایا جارہا ہے، یا قرآنِ مجید کی محدود تاویل وتفسیر کا، لیکن اِس تحریر سے سائنس پر ''اعتمادِ بے جا'' کا ثبوت ضرور ملتا ہے۔ اللہ کا کلام کبھی غلط نہیں ہوسکتا، البتہ غیر نبی کی غیر معصوم سمجھ بوجھ غلط ہوسکتی ہے، جس طرح بہت ساری سائنسی تعبیرات بھی غلط ثابت ہوچکی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔

## قرآنِ مجید میں اصل الفاظ یہ ہیں۔

﴿ وَ يَعۡلَمُ مَا فِى الۡاَرۡحَامِ ﴾ (سورۃ لقمان : 34)

" اور وہ جانتا ہے، جو کچھ بچے دانیوں میں ہے۔"

معلوم ہونا چاہیے کہ ﴿ مَا ﴾ نکرہ ہے ، اس کا ترجمہ ہم نے "جو کچھ" (What so ever) سے کیا ہے۔ مذکر اور مونث کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ ﴿ مَا ﴾ کی یہ عمومیت معانی کا ایک دفتر ہے۔ اِس میں جنس کا مفہوم بھی ہے۔ بچے کی تقدیر بھی ہے، بچے کا مستقبل بھی ہے۔ بچے کا حُسن و جمال اور بدصورتی بھی ہے۔ بچے کی صحت مندی اور بیماری بھی ہے۔ بچے کی ذہانت اور بچے کا دماغی امراض میں مبتلا ہونا بھی ہے۔ بچے کا نیک اور صالح ، مومن و فاجر بننا بھی ہے۔ غریب اور امیر ہونا بھی ہے۔ بچے کی عمر بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا پل رہا ہے اور اُس کے کیا اثرات مستقبل میں مرتب ہونے والے ہیں۔

سائنس، اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ کائنات کو سمجھنے کی کوشش کے ایک ابتدائی سفر کا نام ہے۔ سائنس سے واقفیت رکھنے والے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ سائنس کی ہر چیز حتمی نہیں ہوتی۔ سائنس اپنی جدید تحقیقات سے اپنے پرانے نظریات سے رجوع کرتی رہی ہے اور مستقبل میں بھی رجوع کرتی رہے گی، البتہ بعض قوانینِ فطرت ایسے ہیں، جو تجربات سے بار بار ثابت کیے جاسکتے ہیں۔ سائنسی تحقیقات کا ایک نتیجہ ہم جدید ٹیکنالوجی کی صورت میں دیکھ رہے ہیں، اور جس سے ہم فائدہ بھی اُٹھا رہے ہیں۔

سائنس کے مقابلے میں، کائنات کے خالق اور انسانوں کے خالق اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کا کلام ہے، جو ابدی حقیقتوں کا انکشاف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر بات سچی ہے۔ قیامت تک کے زمانے کی کوئی سائنسی تحقیق، نہ تو قرآنِ مجید کے کسی نص کی تردید کرسکتی ہے اور نہ کسی صحیح اور ثابت شدہ حدیثِ نبوی ﷺ کا اِبطال کرسکتی ہے۔ محمد ﷺ خالقِ کائنات کے سچے اور آخری رسول ہیں۔ البتہ مفسرینِ قرآن اور شارحینِ حدیث کی تعبیر غلط ہوسکتی ہے، کیونکہ یہ لوگ ﴿معصوم﴾ نہیں ہوتے۔ انبیاء اور رسولوں کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں ہوتے ہیں اور بفرضِ محال کبھی کوئی بات خلافِ واقعہ اِن کی زبان سے نکل جائے تو اِن کی بلا تاخیر فوراً اصلاح (Instant Correction) کردی جاتی ہے اور کبھی کسی نبی کی موت، کسی غلطی پر نہیں ہوتی۔ نبی دُنیا کے لئے نمونہ اور سانچہ ہوتا ہے۔ نمونہ اور سانچہ ہی غلط ہو جائے تو پوری قوم غلط ہو جاتی ہے۔ اِس لیے اللہ تعالیٰ اِن کی فوراً اصلاح فرما دیتا ہے۔ اِس عقیدے کو ﴿عِصمتِ انبیاء﴾ کہتے ہیں۔

اب زرا آلٹرا ساؤنڈ (Ultra Sound) کی ٹیکنالوجی ہی پر غور فرمایئے۔

کیا یہ حمل کے فوراً بعد بتا سکتی ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ آلٹرا ساؤنڈ کرنے والا، مشاہدے کے بعد ہی اور وہ بھی چند مہینوں کے بعد ہی جنس کے بارے میں بتا سکتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ سائنس مزید ترقی کرلے اور زرا پہلے بتادے۔

ڈی این اے ٹیسٹ کا بھی یہی معاملہ ہے۔ یہ بھی آلٹرا ساؤنڈ کی طرح کا ایک مشاہداتی علم ہے، بلکہ پہلے علم سے زیادہ دقیق اور عمیق ہے لیکن سائنس کے یہ دونوں اِنسانی علوم حقیقت کو جاننے کی طرف ابتدائی کوششوں سے عبارت ہیں۔ سائنس ہر روز اپنی لاعلمی کا اعتراف کرتی ہے، ہر روز چیونٹی کی طرح آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے اور اِس نے ناکامیوں کے ساتھ اپنی کامیابی کے سفر کو جاری رکھا ہے۔

دہریوں اور ملحدوں کو اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ سائنس کبھی ﴿ مَا فِی الْاَرْحَامِ ﴾ میں پوشیدہ تمام حقیقتوں اور حقیقت کے تمام پہلوؤں کا ادراک نہیں کرسکے گی۔ اِنسانی علم، خدائی علم کے ہم مرتبہ نہیں ہوسکتا۔ اِن میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ مکمل علم صرف خالق کی صفت ہے۔

اِنسان خالق نہیں، بلکہ مخلوق ہے۔ خالق کا علم کامل اور مکمل ہے۔ مخلوق کا علم ناقص ہے۔

قرآن سوال کرتا ہے۔ ''کیا وہی نہ جانے گا، جس نے تخلیق کیا ہے؟ (الملک:14)

## توحیدِ صفتِ علم:

قرآنِ مجید نے اللہ تعالیٰ کے علم پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ یہ علمِ توحید کا ایک خاص باب ﴿توحید فی العلم﴾ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم ہر شئے پر محیط ہے (الانعام:80)۔ ہر گرنے والے پتے اور خشک و تر کا علم رکھتا ہے (الانعام:59)۔ سینوں کے رازوں کا مکمل علم رکھتا ہے (الملک:13)۔

اُس کو زور سے پکارنا اور آہستہ پکارنا برابر ہے، ہر حال میں سُن لیتا ہے (طٰہٰ:7)۔ رات کے اندھیروں میں چھپنے والے کا علم بھی اُسی طرح رکھتا ہے، جس طرح دن کے اُجالے میں چلنے والے کا (الرعد:10)۔

اِنسانی عورتیں ہی نہیں، بلکہ تمام مادہ مخلوقات کے حمل کو جانتا ہے اور بچے دانیوں کے گھٹنے بڑھنے کا علم رکھتا ہے (الرعد:8)۔

دہریوں، مادّہ پرستوں اور ملحدوں کو چاہیے کہ وہ قرآنی دلائل کی روشنی میں کائنات کا جائزہ بھی لیں اور خود اپنے نفس کے اندر بھی جھانکیں۔ سائنس کی کامیابیوں اور ناکامیوں پر بھی نظر رکھیں۔ اپنے آپ کو، کائنات کو اور خالقِ کائنات اور اُس کی جامع صفات کو قرآنِ مجید کے دلائل کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ آپ پر یہ حقیقت ضرور بہ ضرور کھل جائے گی کہ آدمی اگر ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ دے تو قرآن فہمی کے ذریعے، کسی بھی تضاد کے بغیر، خودشناسی، خداشناسی اور کائنات شناسی کے تینوں مرحلے بحُسن وخوبی طے ہو سکتے ہیں۔

﴿وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ، وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ﴾ (یونس:25)

مذہبی رہنماؤں اور پیشواؤں کے ہاں "ڈھکوسلے" اور باطل اور بے بنیاد "دعوے" تو ہو سکتے ہیں، لیکن قرآن اور سنتِ ثابتہ پر مشتمل "علمِ وحی" اِن ڈھکوسلوں اور دعووں سے پاک ہے، کسی زمانے کی سائنس بھی، "علمِ وحی" کا پردہ چاک نہیں کر سکتی۔

خلیل الرحمٰن چشتی

10 نومبر 2015ء